صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 10 مئی 2022ء بمطابق 08 شوال المکرم 1443ہجری بعداز دوپہر دو بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِي الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰي کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِي النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِي الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْھُمْ تُقٰیۃً وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِکُمْ اَوْ تُبْدُوْہُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ وَیَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰہُ عَلٰي کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾۔

(ترجمہ): کہو! خدایا! ملک کے مالک! تو جسے چاہے، حکومت دے اور جسے چاہے، چھین لے جسے چاہے، عزت بخشے اور جس کو چاہے، ذلیل کر دے بھلائی تیرے اختیار میں ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ﴿۲۶﴾ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو اور جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق دیتا ہے ﴿۲۷﴾ مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور دوست ہر گز نہ بنائیں جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہاں یہ معاف ہے کہ تم ان کے ظلم سے بچنے کے لیے بظاہر ایسا طرز عمل اختیار کر جاؤ مگر اللہ تمھیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمھیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے ﴿۲۸﴾ اے نبیؐ! لوگوں کو خبردار کر دو کہ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے، اُسے خواہ تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ بہر حال اسے جانتا ہے، زمین وآسمان کی کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے اور اُس کا اقتدار ہر چیز پر حاوی ہے ﴿۲۹﴾۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

معزز رکن اسمبلی جناب وقار احمد خان کی ناگہانی وفات پر ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے معمول کی کارروائی کا موخر کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ ہمارے بہت ہی قریبی ساتھی، ہمارے ایک اچھے نفیس انسان، دوست، ایم پی اے وقار احمد خان صاحب کی Death ہو گئی ہے پچھلے دنوں رمضان میں تو اس کے لئے میں آج کا Agenda جمعہ کو Defer کرتا ہوں، وہ جمعہ کو ہو گا۔ وہ ایک نفیس انسان تھے، بذات خود میرا ان کے ساتھ بھائیوں جیسا رشتہ تھا اور وہ ہمیشہ میرے ساتھ ہنسی مذاق میں وقت گزارا کرتے تھے۔ ان کا حلقہ جو تھا PK-7 جو پرانا میرا حلقہ تھا، میرے حلقے کا نام پہلے PK-7 تھا وہ ابھی PK-7 سے Elect ہوئے تھے تو وہ ہمیشہ میرے ساتھ گپ شپ لگایا کرتے تھے کہ وہ آپ کے PK-7 کے جو فنڈز ہیں جو آپ کے پاس ہیں وہ مجھے دے دیں، تو وہ ایک نفیس، Sober اور میں جتنی بھی تعریف کروں تو وہ کم ہے۔ تو آج کا دن ہم ان کی تعزیت کے لئے مختص کرتے ہیں۔ میں ارباب جہانداد صاحب سے Request کروں گا کہ وہ دعا کریں اور جو باقی ممبران ہیں جو اس پہ بات کرنا چاہتے ہیں اس پہ بات کریں گے جی۔ ارباب جہانداد صاحب! آپ دعا کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن مرحوم جناب وقار احمد خان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج ان کی سیٹ پہ جو پھول پڑے ہیں، وہ پھول تو میڈم نگہت اورکزئی لائی ہیں اور ان کی جتنی بھی ہم، اگر میں تعریف کروں تو کم ہے۔ میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، میڈم نگہت صاحبہ۔

معزز رکن اسمبلی جناب وقار احمد خان (مرحوم) کو خراج عقیدت

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (شدت غم سے نڈھال ہو کر اور روتے ہوئے) Thank you جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، لفظ نہیں ہیں میرے پاس وقار خان کے لئے کہ میں کیا بولوں۔ جناب سپیکر، کچھ لوگ جب دنیا سے چلے جاتے ہیں تو ان کی پھر کمی بہت شدت سے محسوس ہوتی ہے اور جب زندہ ہوتے ہیں تو ہم ان کی وہ قدر نہیں کرتے جو ان کو ملنی چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، وقار صاحب کے ساتھ مرحوم کا لفظ کہتے ہوئے مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے کیونکہ وہ مرحومیت کے قابل نہیں تھے، ابھی اس کو مرحوم نہیں ہونا چاہیئے تھا لیکن اللہ کی مرضی کے سامنے کچھ نہیں ہم کر سکتے کیونکہ جس دن وہ پیدا ہوئے تھے اسی دن ان کا لکھ دیا گیا تھا کہ فلاں دن بلکہ جناب سپیکر صاحب، ان کی اچھائیاں ان کے حقوق العباد، ان

کا اپنے حلقے کے لوگوں کے ساتھ محبت، ان کا اسمبلی کے لوگوں کے ساتھ رویہ، یہاں پر ہر بیٹھے ہوئے شخص کے ساتھ ان کی شفقت، ان کی محبت، عورتوں کے ساتھ تعظیم سے ملنا، عورتوں کو خود کہہ کر پکارنا، عورتوں کو عزت دینا، ہر وقت ان کے چہرے پہ مسکراہٹ نہیں بھول سکتی۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہی کہوں گی کہ ایسے لوگ جو اللہ کے بڑے نزدیک ہوتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اتنی زیادہ زندگی بھی نہیں دیتا اور ایسے مہینے میں ان کو اللہ نے اپنے پاس بلا لیا جناب سپیکر، کہ جس کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب روزے کا چاند شام کو نکلتا ہے اور مغرب کی اذان ہوتی ہے اور جب عید کا چاند نظر آتا ہے تو اس مہینے میں جو بھی وفات پا جائے تو اللہ تعالیٰ ان کو بخش دیتا ہے سوائے، اپنے تمام حقوق بخش دیتا ہے لیکن صرف ایک حق نہیں بخشتا اور وہ ہے حقوق العباد۔ جناب سپیکر صاحب، اس نے تو کبھی کسی بندے کا حق بھی نہیں مارا، اس نے تو ہر بندے کے حقوق پورے کئے چاہے وہ اس کا Colleague ہو چاہے اس کا گھر ہو چاہے اس کا جیسا بھی ہو، اپنی طرز زندگی میں اس نے کبھی حقوق العباد پہ بھی Compromise نہیں کیا۔ جناب سپیکر صاحب، وہ ایک شخص جو سارے شہر کو ویران کر گیا وہ اس اسمبلی کو ویران کر گیا۔ ہم سب لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں ہم اس کی بہنیں ہیں، ہم اس کے گھر والوں کے ساتھ تعزیت کرتے ہیں۔ ہم اے این پی کے لوگوں کے ساتھ لیکن یہ سیاست سے بالاتر چیز ہے، یہ سیاسی کوئی پارٹی کے لئے میں بات نہیں کر رہی ہوں۔ یہ بات میں کر رہی ہوں وقار خان کے لئے اور وقار خان اس وقت سیاست سے بالاتر ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ یا رب العالمین وقار خان کو تو آپ نے جنت دے دی کیونکہ میرے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اس کی بخشش ہو جاتی ہے اور وہ بخش دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ یا اللہ وقار خان کو اور اس اسمبلی میں جتنے بھی ہمارے لوگ شہید ہوئے ہیں، ہمارے ایم پی ایز اور دنیا میں جتنے لوگ رمضان میں شہید ہوئے ہیں، اس سے پہلے شہید ہوئے ہیں، اس سے پہلے ان کی وفات ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو کشادہ کرے، ان کے قبروں کی کھڑکیوں کو جنت الفردوس میں کھولیں اور ان کی قبروں کو روشنی سے بھر دے اور ان کو جنت الفردوس میں ایک اعلیٰ مقام عطا کرے جو کہ ان کو مل چکا ہوگا۔ اس کے علاوہ میرے پاس اور الفاظ نہیں ہیں جناب سپیکر صاحب، کہ میں کہہ سکوں کیونکہ ان کی کمی ہمیشہ ہمیں محسوس ہوتی رہے گی جیسے کہ اسرار اللہ گنڈاپور کی ہوتی ہے، جیسے اکرام اللہ گنڈاپور کی ہوتی ہے، جیسے کہ بشیر بلور کی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں بہت کم ہوتے ہیں جن کے لئے آنکھوں سے آنسو خود بخود دل سے نکلتے ہیں۔ تو وقار خان بھی ان لوگوں میں ایک شامل تھا کہ جس کے لئے میرے دل میں، میرے آنسو جو ہیں میرے

دل سے نکل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ابھی ان کا بیٹا بھی دو مہینے میں نے سنا ہے کہ پہلے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیک صالح بڑا کرے اور باپ جیسی عمر اس کو نہ دے لیکن باپ جیسی عزت ضرور اسے دے اور اللہ کرے کہ ایک دن میں اس کو، پتہ نہیں اس وقت تک زندہ ہیں یا نہیں ہیں لیکن اس اسمبلی کا حصہ وہ بنے لیکن باپ جیسی عمر اس کو نہ دے کیونکہ بڑا جوانی میں ہر وقت مسکراتا ہوا چہرہ مٹی کے تلے، اور یہ چیز اگر ہم یاد رکھیں تو ہر شخص یہاں پہ انسان ہو جائے۔ Thank you جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آپ نے آج کا Agenda suspend کر دیا ہے وقار خان کی تعزیت کے لئے۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ O الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ O فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ O كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ O وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ O كِرَامًا كَاتِبِيْنَ O يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ O اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ O وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ O يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ O وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ O وَمَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ O ثُمَّ مَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ O يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـــــًٔا وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ۔ جناب سپیکر صاحب، وقار خان افق کے اس پار جا چکے ہیں اور وہ ہماری اس ایوان کو بھی ادھورہ چھوڑ چکے ہیں اور ہمارے مجلس سے بھی اٹھ چکے ہیں اور ہم لاکھ چاہیں تو وہ دوبارہ نہیں آ سکتے ہیں۔ ہم ان کے لئے آنسو بہا سکتے ہیں، ان کو اچھے الفاظ سے یاد کر سکتے ہیں، ان کے لئے دعا کر سکتے ہیں اور یہی دنیا کی حقیقت ہے۔ جو میں نے قران عظیم الشان کی سورہ الانفطار کی کچھ آیتیں آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں، اس میں بھی اللہ تعالیٰ یہی حقیت بیان کر رہا ہے کہ اے انسان "مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ"، اپنے عزت والے رب کے حوالے سے آپ کو کس چیز نے دھوکے میں ڈالا ہے۔ "الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ"، وہ ذات جس نے آپ کو پیدا کیا، آپ کو ایک بھلی صورت دی۔ "فَعَدَلَكَ O فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ"، خوبصورت شکل آپ کو دی لیکن انسان سے اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ آپ "كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ"، تو ان حالات میں بھی آخرت کے موت کو جھٹلا رہے ہو، آخرت کے دن کو جھٹلا رہے ہو۔ سچی بات یہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں ہم تو آخرت پہ یقین رکھتے ہیں لیکن دنیا کے اندر لوگوں کے جنازے اپنے کاندھوں پہ اٹھا کے قبروں تک لے جاتے ہیں اور بعد میں ہماری زندگی کے اندر کوئی تبدیلی نہیں آتی

ہے۔ جناب سپیکر صاحب، وقار خان ہمارے بہت ہی پیارے Colleague تھے، بہت پیارے ساتھی تھے، بہت ہی شریف آدمی تھے، بہت ہی متحرک اور فعال ساتھی تھے اور مجھے یاد ہے کہ ہم ڈائریکٹر فنانس ارسلا خان صاحب کے دفتر میں گھنٹوں بیٹھ کے ڈسکشن کیا کرتے تھے اور سچی بات یہ ہے کہ میں نے ان کے منہ سے کبھی کسی کے بارے میں کوئی Negative، منفی بات نہیں دیکھی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں اس دنیا کے اندر جو ہم بیٹھتے ہیں تو ہمارا جو بنیادی Topic ہوتا ہے وہ کسی بندے کی برائی ہوتی ہے، غیبت ہوتی ہے۔ ہم کسی کے پیٹھ پیچھے بات کرتے ہیں لیکن میں نے ان تین چار سالوں کے اندر کبھی بھی ایک مرتبہ کسی، یعنی ہم ان کو چھیڑا بھی کرتے تھے، ہم کبھی کبھی چیف منسٹر صاحب کے حوالے سے بات کرتے تھے، ہم چھیڑتے تھے کہ یہ کچھ کہیں لیکن انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ جناب سپیکر صاحب، ہم مسجد جاتے تھے تو مسجد میں وہ آگے اگلی صف میں ہوتے تھے، کرسی پہ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اگلی صف میں ہوتے تھے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ تو رمضان کے دوران چلے گئے، اپنے خاندان کے اندر قربانیوں کا ایک داستان چھوڑ کے چلے گئے، ایک شرافت کی داستان چھوڑ کر چلے گئے۔ اپنے لوگوں کے لئے جدوجہد کی داستان چھوڑ کر چلے گئے اور ہم اس دنیا کے اندر ہیں، ہمارا امتحان ہے ہم آگے چلیں گے، ہم کب تک اس امتحان سے گزرتے ہیں کس وقت تک گزرتے ہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے لیکن ہم سب یہ دعا کرتے ہیں کہ ہمارا آخری وقت بھی ایسا ہو کہ اللہ ہم سے راضی ہو۔ مجھے دکھ بس ایک بات کا ہے، ایک بات کا مجھے تکلیف اور دکھ ہے کہ میرے اپنے گھر کے اندر دو Deaths ہوئی تھیں اس دوران۔ میری ایک بھتیجی کی Death ہوئی تھی اور جب میں دوسری مرتبہ جانے لگا، Plan کیا تو میرے ایک First cousin کی Death ہو گئی تو اس لئے میں نہ ان کے فاتحہ خوانی پہ جا سکا اسی دوران اور نہ ان کے جنازے پہ جا سکا۔ ان کے لئے دعا تو کر سکتا ہوں اور کیا ہے ہم نے اور آج اسمبلی کے اندر بیٹھ کر ان کو یاد کر رہے ہیں، ان کے لئے دعائیں بھی کر رہے ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ ان کے خاندان کے اوپر جو غموں کے پہاڑ ٹوٹے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ان کا خاندان بھی اس وقت سب سے زیادہ ہمدردی کے لائق ان کا خاندان ہے کہ Militancy کے دوران ان کے لوگوں کو شہید کیا گیا، دو تین سال پہلے ان کے بھتیجے کو امریکہ کے اندر چاقوؤں سے وار کر کے ان کو شہید کیا گیا اور ایک ناگہانی آفت اور Death ان کی بھی آ گئی۔ اللہ تعالیٰ اس بڑے صدمے کو ان کے خاندان کو برداشت کرنے کی صبر جمیل اللہ تعالیٰ عطا فرمائے اور ہم سب موت کے لئے ہے موت اٹل حقیقت ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ دنیا جو ہے دھوکہ ہے، اس دنیا کے اندر ہم مسافر ہیں، اس دنیا کے اندر ہم راستے میں گزرنے

والے ہیں۔اس لئے نبی ﷺ نے فرمایا تھا: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ"۔اور اس دنیا کے اندر ایسی زندگی گزارو کہ تم مسافر ہو یا راستے سے گزرنے والے ہو تو ہم خود بھی اس راستے سے گزرنے والے ہیں۔ ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور وقار خان کی موت جو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ شہادت کی موت ہے کہ وہ Cardiac arrest سے ناگہانی موت سے مرے ہیں، رمضان کے دوران مرے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ موت ہے لیکن موت نہیں ہے کیونکہ جو شاعر نے کہا ہے بالکل خوب کہا ہے کہ:

؎ موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی، صبح دوام زندگی

شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق)</u>: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سارے مسلمان ہیں اور یہ باقاعدہ ہمیں بتایا بھی گیا ہے کہ انسان نے ایک دن مرنا ہے، "كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ"، ہر ایک نے موت کا ذائقہ چکنا ہے لیکن کچھ لوگ جب چلے جاتے ہیں تو بے وقت اس کو ہم کہتے ہیں حالانکہ بے وقت نہیں ہوتا، اس کا وقت مقرر ہوتا ہے لیکن ہمیں ایسا لگتا ہے کہ وہ ہمیں بے وقت چھوڑ کر چلا گیا ہے، تو ان کا ہمیشہ جب بھی وہ آتے تھے، ہمارے پاس بڑا مسکراتا ہوا چہرہ آتا تھا اور کبھی ذاتی کام نہیں کہا جناب سپیکر، ہمیشہ آتے تھے تو اپنے حلقے کے لاتے تھے، کبھی کبھی اجتماعی کام لاتے تھے پورے سوات کے، اور اس پر ضد کرتے تھے کہ جی یہ کریں یہ بڑا اچھا کام ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھے انسان تھے اور سیاست سے بالاتر بات کہ وہ کس پارٹی سے تھے، ایک اچھے انسان تھے اور ہمیشہ احترام دیا، احترام لیا اور خوش اخلاق تھے اور مسکراتے ہوئے بات کرتے تھے، کبھی بھی ان کی زبان سے میں نے سخت الفاظ نہیں سنے ہیں۔ زیادہ تر ان کی قرار دادیں ہوتی تھیں اور جب بھی وہ آتے تھے مجھے کہتے تھے اس پہ Sign کرو، یہ دیکھو یہ سوات کے لئے اچھا ہے یا نہیں اچھا۔ تو وہ یہاں مطمئن کر کے جاتے کہ جی یہ کام اچھا ہے، اجتماعی کام ہے اس سے فائدہ ہوگا اور میرے خیال سے انہوں نے ایک آخری قرار داد جو مجھے یاد ہے Overseas پاکستانیوں کے حوالے سے کہ وہاں کیا ہوتا ہے پاکستانیوں کے ساتھ، اس حوالے سے انہوں نے قرار داد پیش کی تھی۔ تو ہمیشہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگ ہوتے ہیں جو جانے کے بعد یاد

رہتے ہیں اور وہ ایک Senior Parliamentarian بھی تھے، میرے خیال سے دوسری مرتبہ تھا کہ وہ اس اسمبلی میں آئے تھے اور ایک اچھا Role play کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے، ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ ہم سارے دعا کریں گے، ایک اچھے انسان سے محروم بھی ہوئے، ایک Senior Parliamentarian سے محروم ہوئے اور یہی بات ہوتی ہے کہ انسان چلا جاتا ہے لیکن اس کے جو کام ہوتے ہیں وہ یاد رکھے جاتے ہیں، تو ان کے حلقے کے لوگوں کو بھی ان کے کام یاد ہوں گے۔ ظاہر ہے جب دوسری مرتبہ Elect ہونا ہوتا ہے وہ بڑا مشکل ہوتا ہے اور جب دوسری مرتبہ کسی کو Elect کیا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اس حلقے کے لئے کوئی کام کئے ہوتے ہیں، لوگ اس کو یاد رکھتے ہیں۔ تو جس طرح ہم ان کو یاد کر رہے ہیں، یہ بڑا مشکل ہو گا جناب سپیکر، ان کے بچے کے لئے، اور قربانیاں انہوں نے اتنی دی ہیں، ان کی فیملی نے اتنے دکھ اٹھائے ہیں کہ میرے خیال سے جب ان کی ایک Video آئی تھی وہ میں دیکھ رہا تھا، ان کے شاید بڑے بھائی تھے، تو مجھے یعنی بہت ہی مشکل ہو رہا تھا اس Scene کو دیکھتے ہوئے، میں نے فوراً اس کو ہٹا دیا کیونکہ اتنا مشکل ہو رہا تھا اس Scene کو دیکھتے ہوئے، ایک جوان شخص اور وہ دوسری مرتبہ Parliamentarian بنا اور وہ آگے جا کر ایک اچھا Role بھی ادا کر سکتا تھا اپنے پارٹی کے لئے بھی، اپنے حلقے کے لئے بھی، لیکن یکدم موت نے ان کو آگھیرا۔ لیکن بہرحال جناب سپیکر، سب نے مرنا ہے، سب نے جانا ہے تو ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قبر کے عذاب سے بچائے اور اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریه جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، ستاسو شکریه هم ادا کوم چې نن تاسو د وقار خان په اعزاز کښې Agenda suspend کړه۔ زه ستاسو شکریه ادا کوم جناب سپیکر، او حقیقت هم دا دے چې وقار خان ډیر ښه داسې خاموش طبع، خنده رویه، څنګه چې نګهت بی بی خبره اوکړه، عنایت الله خان خبره اوکړه، شوکت صاحب خبره اوکړه، زه د دوئ شکریه هم ادا کوم۔ وقار خان د یو ډیر سیاسی خاندان سره تعلق ساتلو او ډیر شریف النفس انسان وو او ډیر تابعدار وو، د پارټۍ ډیر تابعدار وو او ډیر زیات مونږ ګزاره وو، زما به ئې دا خبره ډیره زیاته خوښه وه چې اجلاس به شروع وو او کله به د اجلاس نه پاڅیدو نو خامخا به ئې اجازت غوښتو۔ زه دا ګڼړم چې د عوامی نیشنل پارټۍ په دویمه

پیره ما ته پارټئی د پارلیمانی لیډر ذمه داری حواله کړې ده خو زه Floor of the House دا خبره کوم چې ما د پارټئ دومره وفادار ممبر، دا ټول وفادار دی ماشاء الله ماشاء الله خو ډیر زیات وفادار وو او دا خبره به زما ډیره زیاته خوښه وه چې کله به د مونږ ټائم راغلو نو صرف ما ته به د دې ځائې پورې راغلو اشاره به ئې اوکړه، ما ته به ئې وئیل زه بابک صاحب مونږ کوم دوه منټه کښې. سپیکر صاحب،وقار خان د یو داسې خاندان سره تعلق ساتی چې څه د الله نه مقرره وه چې دا، څنګه چې عنایت الله خان خبره اوکړه، دا خبره ما مخکښې هم دلته په فلور باندې کړې وه چې د دهشتګردئ په دې لړئ کښې دا مونږ د سوات او د بونیر ټول د یو بل د ګاؤنډ خلق یو، تاریخی حجره جناب سپیکر، دا هغه دهشتګردو د وقار خان د کور اوسوزوله او بیا د وقار خان پلار او وقار خان وروړ، بیا د وقار خان وریرونه چې طالبانو اودرول او د پلار نه ئې ورله ټپوس کولو چې په دیکښې د کوم یو خوښ دے، نو ظاهره خبره وی اولاد وی، پلار او مشران مئین وی، چې کوم طرف ته به اشاره کوله نو هغه به ئې اول شهید کولو. وقار خان په ځوانئ کښې زه دا ګنړم چې په دې اسمبلئ کښې د خپلې علاقې د پاره، د خپل قام د پاره هغه کوم کردار ادا کړے دے دا به مونږ ټول عمر یاد ساتو، نن د اسمبلئ ماحول چې دے هغه ډیر زیات داسې د خفګان ځکه دے چې زمونږ غټ کټ یو ملګرے نن دلته موجود نه دے، په دې ډیر زیات خوشحاله یو چې روژه وه، آخری عشره وه، طاق شپې وې او امید د ربه لرو چې ان شاء الله وقار خان چې دے هغه جنتی دے، الله د ورته ټول جنتونه ورکړی، خدائے د ورته هغه ژوند آسان کړی او د هغوی خاندان ته د خدائے پاک دا لویه صدمه چې ده یا دا لوئې غم چې دے، خدائے پاک د ورته صبر ورکړی، دا د ورته آسان کړی. زه د هغه ټولو ممبرانو شکریه ادا کوم، زه د هغه ټولو خواخوږو شکریه ادا کوم د عوامی نیشنل پارټئ د طرف نه چې هغوی مونږ سره همدردی کړې ده او مونږ سره ئې خواخوږی کړې ده۔جناب سپیکر، یو وارې بیا ستاسو ډیره شکریه ادا کوم چې تاسو نن د هغوی په اعزاز کښې ایجنډا چې ده هغه Suspend کړې ده. ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه سپیکر صاحب، زما په خیال چې یقیناً ډیره د خفګان ورځ ده او ظاهره خبره ده چې په اسمبلۍ کښې ناست هر ممبر هغه زمونږ د پاره زمونږه د کور، زمونږ د خاندان هم هغسې اهمیت لری څنګه چې زمونږه کور کښې زمونږه خپل ورونړه خویندې وی۔ د وقار خان په مرګ باندې خبره کول ګران کار دے جی، ټولو دلته خبره اوکړه ما سره خو ډیر نزدې به ناست وو، ما اوس هم یو ایم پی اے ته خبره کوله چې وقار خان انتهائی شریف، انتهائی دروند خوئ والا، انتهائی Positive انسان وو۔ یو داسې انسان چې زما سره د 2008 نه واخله تر دې ساعت پورې زما سره په اسمبلۍ کښې هغه پینځه کاله مخکښې هم ایم پی اے پاتې شوے وو، اوس هم زما سره په اسمبلۍ کښې وو خو چونکه دې اسمبلۍ کښې زما سره ډیره زیات نزدې به ناست وو او زیات تر د وقار خان خبرې زما سره په اسمبلۍ کښې کیدې نو چې کله به پاڅیدو نو هم به ئې ما ته اووئیل چې زما خور زه ځمه زما څه کار دے، که دغه طرف ته به ئې د چا سره څه کار وو نو وئیل به ئې چې زما خور د دغه منسټر سره مې کار دے زه به ورشم۔ نو ما به ورته وئیل چې وقار خان الیکشن د ګټلې دے، حلقه د ده، د خلقو غم درد، د خلقو مسئلې چې کومې طریقې سره به وقار خان په اسمبلۍ کښې اوچتولې، ما ورته یو ورځ وئیل چې وقار خان تا سره خو فائل تیار پروت وی چې څنګه سپیکر خبره کوی نو تا سره قرارداد هم پروت وی، تا سره هر یو هغه تیار پروت وی، نو ما ته به ئې وئیل چې زما خور دا خو ما د ځان سره ګاډی کښې تیار ایښودې وی ځکه چې خلق راځی او خلق مسئلې راوړی۔ مرګ حق دے، مونږه چې په 2008 کښې په اسمبلۍ کښې ممبران وو نو چې کله به اجلاس شروع کیدو مونږه به راغلو نو زمونږه یو ممبر چې دے هغه به شهید شوے وو، چې بل ځل له به راغلو نو بیا به زمونږ بل ممبر شهید شوے وو او په دې اسمبلۍ کښې بلها زمونږه داسې مشران، زمونږه ورونړه چې هغه به هر ځل له چې به مونږ راتلو نو زمونږ یو ورور به شهید شوے وو۔ د وقار خان چې کوم د خاندان خبره بابک صاحب اوکړه، په مرګ باندې ضرور مونږه دردیدلی یو، د هغه مرګ د ځوانئ مرګ وو، د هغه نه واړه واړه بچی پاتې شو، د هغه کور، د هغه ورونړه چې دی دا د ټولو نه کشر ورور وو او ظاهره خبره ده چې په کور کښې کشر ورور د بچو

په شان وی، هغه د اولاد په شان وی او هغه ته په کور کښې، که هغه ډیر هم زیات لوئې شی او هغه د بچو پلار شی خو هغه ته هم هغه شان د ماشومانو غوندې کتلې کیږی۔ د وقار خان کور کښې چې غم دے د هغه وروڼه، د هغه ترونه، د هغه خویندې، د هغوی چې کوم خفګان دے نو هغه د کتلو نه دے او بیا دلته چې کومه خبره اوشوه چې دا ملک د دهشتګردئ ښکار وو نو بیا په هغه وخت کښې چې دے کوم دردیدلے وو، د وقار خان چهره چې ما ته مخې ته راځی نو د هغه دردیدلی زړه چې ستا په کور کښې یو کس داسې ځوان پاتې نه شو۔ سپیکر صاحب، تاسو چې هغه ځائې ته لاړ شئ چې چرته د وقار خان قبر دے نو هلته کښې د ځوانانو قبرونه دی چې یو طرف ته د ده مشر ورور دے او بیا د هغه ځامن زلمی د هغوی قبرونه دی۔ د وقار خان په ژوند کښې چې په هغه کوم تکلیف تیر شوے دے، په دغه دهشتګردئ کښې چې د یو پلار د کوره رااوباسئ او هغه ته دا وائیی چې ستا کوم ځوئې زیات خوښ دے، چې کوم ځوئې د زیات خوښ دے په هغه ګوته کیږده چې اول د رله هغه شهید کړو، اوس په داسې حالاتو کښې په داسې خاوره باندې زمونږه پښتون قام ژوند تیروی او په داسې خاوره باندې وقار لالا د یو داسې خاندان سره تعلق ساتی چې زما په خیال ډیرې کمې داسې کورنئ دی چې هغه دومره دردیدلی دی، ډیرې کمې داسې کورنئ به وی، خدائے د هر انسان، هر مسلمان، هر پښتون د داسې غمه اوساتی خو د وقار خان غم نه زیات د وقار خان چې کوم ژوند وو، دردیدلے ژوند وو هغه مونږ ډیر زیات ژړوی، اللّٰه تعالیٰ هغه ټولو له د هغوی خاندان له صبر ورکړی،ډیر ګران کار دے خو زه به دا وایم چې خدائے د اوکړی چې د هغوی په کور کښې، د پښتون په هر کور کښې خوشحالئ راشی، ځکه چې هغه یو داسې عوامی انسان وو چې نن په هغه پسې د هغه د حلقې هر ماشوم، هر وړوکې، هره پیغله، هر مشر ژاړی، ځکه چې هغه به Full، د هغه کار دا وو چې هغه به په اسمبلئ کښې هر هغه مسئله چې هغه به راپیښه وه نو هغه به ناست وو او هغه به هغه خبره دلته کوله، ځکه چې Positive انسان وو، په اسمبلئ کښې به تاسو چرته د هغه د خلې نه داسې سخته خبره نه وی اوریدلې، اسمبلئ کښې به تاسو داسې یو ممبر به نه وی چې هغه به وائی وقار خان مونږ سره څه داسې قسمه خبره کړې ده چې

په هغې د هغه زړه ته تکلیف رسیدلې دے۔ دلته زمونږه د عنایت خان وریره هم وفات شوې ده، زمونږه سراج خان چې دلته وو د هغه وروړ هم وفات شوے دے، د ټولو د پاره دعا کوؤ چې الله تعالیٰ د هغوی ټول اوبخښی او الله تعالیٰ د داسې غمونو نه، د داسې تکلیفونو نه او د داسې ځوانئ د غمونو نه هر انسان اوساتی۔ هغه د پښتو یو شعر دے، وائی"

ے غم که د غمه شرمیدلې

په ما به نه راتلل جوړه جوړه غمونه

ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیمِ۔ قرآن پاک کا آیت کریمہ ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں اپنے نبی کریم ﷺ سے کہ: آپ کہہ دیجئے انسانوں سے کہ جس موت سے تم راہ فرار اختیار کرتے ہو یہ ضرور تمہیں آ کر رہے گی پھر تمہاری ملاقات اپنے رب سے ہو کر رہے گی۔ یقیناً موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ وہ انسان جو خدا کی خدائی کے قائل نہیں، خدا کی معبودیت کے قائل نہیں، رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر وہ یقین نہیں رکھتے وہ لوگ بھی موت کو ایک یقینی چیز مانتے ہیں اور موت کے وہ بھی قائل ہیں۔ یقیناً وقار احمد خان صاحب ایم پی اے جو ہماری اس اسمبلی کے ممبر تھے، وہ بہت بااخلاق انسان تھے۔ میں اگر اس اسمبلی میں کسی کی شرافت سے متاثر ہوا ہوں تو وہ یقیناً وقار صاحب تھے۔ یہاں جتنی ان کی تعریف کی گئی جتنی صفات ان کی بیان کی گئیں وہ ساری صفات ان میں موجود تھیں۔ نماز کے پابند تھے، شرافت کا ایک چلتا پھرتا ایک مجسمہ تھے اور کبھی غصے کی حالت میں انہیں نہیں دیکھا، ہمیشہ انتہائی نرم انداز سے بات کرتے تھے اور اللہ کرے کہ ہم بھی ان کی وہ اچھی صفات اپنائیں اور اپنی زندگی کا نمونہ بنائیں اور جب ایسے انسان کا دنیا سے جانا ہوتا ہے تو موت کی حقیقت میں اور اضافہ انسان کو ہو جاتا ہے کہ موت سے راہ فرار نہیں ہے۔ وہ ایم پی اے تھے، اس اسمبلی کے ممبر تھے، یہ ہمارے لئے بھی ایک پیغام ہے اور وہ حدیث میں آتا ہے کہ تم دوسروں کی موت سے عبرت حاصل کرو۔ تو ہمیں یہ جو روز جنازے اٹھتے ہیں ہمیں بھی اپنے آپ کو دیکھنا چاہیئے، اپنے عہدوں پر ہمیں غرور نہیں ہونا چاہیئے جو کوئی بھی ہے غریب عوام کا احساس ہونا چاہیئے، یہ عہدے جو ہمیں ملے ہیں،

یہ جو اختیارات ہمارے ہاتھوں میں ہیں، یہ اللہ کی طرف سے امانت ہیں اس سے ہم انسانوں کے لئے خیر کا سبب بنیں، انسانوں کے لئے راحت کا سبب بنیں تو لوگ ہمیں زندگی کے بعد اگر دعائیں نہ دیں تو کم سے کم بد دعا تو نہیں دیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا سے چلے بھی جائیں، ہماری امیدیں بھی پوری نہ ہوں اور غریب اور لاچار ناداروں کی زبانوں پر ہمارے لئے دعا کی بجائے بد دعا ہو۔ اسی طرح رمضان میں ایک ہمارے اور بھی بہت سارے ہمارے عزیز واقارب اور امت کے ایسے لوگ گئے ہیں جو امت کے لئے سرمایہ تھے۔ ہمارے مہمند ایجنسی کے ایک سابقہ Candidate تھے مفتی بشیر احمد صاحب، انہیں ٹارگٹ کیا گیا، رمضان میں انہیں شہید کیا گیا مسجد میں تھے، مسجد کے اندر انہیں شہید کیا گیا، اس کی بھی جتنی مذمت کی جائے ان ظالموں نے کتنا بڑا ظلم کیا اس سے بھی دل کو بہت دکھ پہنچتا ہے۔ اسی طرح کچھ دن پہلے ہمارے اس صوبے کے ایک عظیم خطیب، اس صوبے کے اگر میں کہوں کہ وہ ایک سرمایہ تھے مفتی سردار علی حقانی صاحب جو معاشرے میں ایک، معاشرے میں پھیلی ہوئی بیماریوں پر ایک بہترین انداز میں گفتگو کرتے تھے، اگر وہ منشیات ہو، منشیات کے حوالے سے وہ بہترین اپنا پیغام پہنچاتے تھے اور عوام کی اصلاح کرتے تھے۔ جتنے ہمارے عزیز واقارب وقار احمد خان صاحب کے ساتھ جو گئے ہیں، اللہ ان سب کی بخشش اور مغفرت فرمائے اور ہمیں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ آخرت کی تیاری کی توفیق نصیب فرمائے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔**

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، بہت زیادہ افسوس ہوا جب ہم نے وقار صاحب کی اچانک رحلت کا سنا کیونکہ وہ ایک بہت ہی ملنسار، وضع دار اور خاموش طبع ہمارے Colleague تھے اور جو بھی ہمارے ممبر پارلیمنٹ ہوتے ہیں ہمارا ایک گھر کا سا ماحول ہوتا ہے لیکن وہ بڑے Respectable تھے خاصکر ہماری خواتین کے ساتھ وہ بڑے ادب اور بڑی ملنساری کے ساتھ اور بڑی خوش اخلاقی کے ساتھ ہمارے ساتھ پیش آتے تھے اور ہم نے جب اس کی اچانک موت کا سنا تو ہمیں بہت زیادہ افسوس ہوا، اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تو ہمیں ان کے لئے میرے خیال میں اس کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ہمیں ایک متفقہ قرارداد پاس کرنی چاہیئے کیونکہ ان کو عقیدت پیش کرنے کے لئے سب نے بات کی لیکن ہم نے ایک متفقہ قرارداد اس اسمبلی سے پاس کرنی چاہیئے۔ دوسری میں نے پہلے بھی بات کی تھی کہ پی ٹی آئی کے ہمارے ایک آنریبل ممبر کی جب

رحلت ہوئی تھی تواس وقت بھی میں نے یہ بات کی تھی کہ ہمارے قومی اسمبلی میں بھی اور سینیٹ میں بھی ہماری یہ روایات ہیں کہ جب کسی بھی ممبر کی رحلت ہوتی ہے تو اس دن سیشن ہوتا ہے باقی کارروائی نہیں ہوتی، اس کو عقیدت پیش کرنے کے لئے یہ روایات ہیں۔ تو ہمیں بھی وہ روایات اس اسمبلی میں برقرار لانی چاہیئے کہ اس دن صرف اس ممبر کو عقیدت پیش کرنے کے لئے ہمیں باقی کارروائی نہیں کرنی چاہیئے اور کیونکہ وہ دو دفعہ اس ہاؤس کے ممبر رہ چکے ہیں اور Seating Member تھے ہمارے تو اس دن ہمیں یہ روایات میرے خیال میں رکھنی چاہیئے کیونکہ ہماا ایک گھر جیسا ماحول ہوتا ہے اور ویسے بھی آج بھی ایک بوجھل دل کے ساتھ ہم باقی کارروائی میرے خیال میں بڑا مشکل ہے کہ ہم آگے بڑھ سکیں۔ تو میرے خیال میں ہمیں بھی یہ روایات اپنے ہاؤس میں رکھنی چاہیئے کہ ہمارا ایک بہت ہی آنریبل ممبر ہم سے رخصت ہوا ہے تو ہمیں میرے خیال میں یہ روایات لانی چاہیئے ہاؤس میں کہ ہم اس دن باقی کارروائی نہ کریں اور اس کو عقیدت پیش کرنے کے لئے باقی کارروائی معطل کر کے Next day پہ کارروائی کو لے جائیں اور اس کو عقیدت پیش کریں۔ دوسری ایک اہم بات جو مولانا صاحب نے اس کی طرف توجہ دلائی، باجوڑ میں پے در پے ہمارے کچھ علماء کو شہید کیا گیا۔ ہمارے صوبائی اسمبلی کا جو Candidate تھا مفتی سلطان صاحب، اس کو شہید کیا گیا پھر اس کے بھائی جو ہمارے صوبائی جو ہمارے چیئرمین کا Candidate تھا، اس کو شہید کروایا گیا پھر ہمارے جو ایم این اے کا Candidate تھا مولانا عبدالرشید صاحب، اس کو ابھی شہید کیا گیا بشیر احمد صاحب کو۔ تو ہمارا مطالبہ ہے کہ جو اس میں ملوث لوگ ہیں ان کو بے نقاب کیا جائے، ان کو سزائیں دی جائیں کہ کیوں پے در پے علماء کو شہید کیا جا رہا ہے اور جو اس میں ملوث لوگ ہیں ان کو بھی کوئی اس کا پتہ نہیں چلتا ہے یہ حال مفتی سردار صاحب کا بھی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: یہ وقار خان صاحب کی تعزیت کا ریفرنس ہے آج صرف ہم وقار خان صاحب کی بات کریں گے باقی یہ توجہ Next time پہ بات کریں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: بس اسی کی طرف میں صرف توجہ دلانا چاہ رہی تھی کہ اس پہ بھی بات ہونی چاہیئے تو میں اسی پہ بات کر رہی تھی میں Wind-up کر رہی ہوں جی۔ Thank you۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دوسری آپ نے بات کی، پہلے سے ہم نے Agenda جو ہے Suspend کیا ہوا ہے Next day پہ، آپ Late آئی ہیں آپ کو پتہ نہیں تھا۔ جناب اختیار ولی خان صاحب۔

جناب اختیار ولی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ Honourable Speaker۔ سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج آپ نے ایجنڈے کی معمول کی کارروائی کو Suspend کرتے ہوئے آج کا دن آپ نے مختص کر دیا ہمارے ایک بہت ہی اچھے Colleague وقار احمد خان کے لئے۔ وقار احمد خان میں سمجھتا ہوں کہ وہ صرف عوامی نیشنل پارٹی کے لئے نقصان نہیں ہے یہ اتنا ایک شریف النفس انسان تھا، اتنا باکردار، اتنا بااخلاق، میں جب سے اسمبلی میں آیا ہوں میری جب بھی ان سے ملاقات ہوئی بڑی اچھی گفتگو اور کوئی اچھی ہی بات ان سے سننے کو ملتی۔ یقین کریں جناب سپیکر، ہمارا المیہ ہے کہ جب لوگ مر جاتے ہیں تو ہم ان کی تعریفوں میں زمین اور آسمان کی قلابے ملانا شروع کر دیتے ہیں، ہم زندہ لوگوں کی قدر نہیں کرتے ہیں۔ کبھی بھی کسی بھی دن ہم نے یہ نہیں کہا کہ ہمارا فلاں ممبر چاہے وہ Opposition bench کا ہو یا وہ Treasury bench کا ہو ہمیں ان کی تعریفیں کرنی چاہیئے، ہمیں ان کو Appreciate کرنا چاہیئے۔ وقار احمد خان کی موت اور ناگہانی موت Believe me Honourable Speaker, he was such a lovely soul اور یہ نقصان صرف عوامی نیشنل پارٹی کا نہیں ہے یہ نقصان اس پورے ہاؤس کا ہے اور خیبر پختونخوا کی سیاست میں، جمہوری کلچر میں ایک بہت بڑا Vacuum پیدا ہو گیا ہے۔ اس بندے نے دوبارا اسمبلی کی نشست جیت کر جو اس نے اپنا لوہا منوایا، اپنی خدمت سے اپنے عوام کے دل جیتے، اپوزیشن میں رہتے ہوئے حلقے میں فنڈز بھی نہیں تھے لیکن اس کے باوجود He was ruling over the hearts of the people۔ اس نے یہ Prove کیا کہ وہ واقعی ایک عوام دوست، اپنے نظریئے کے ساتھ Committed اور پھر ایسا خاندان جس خاندان سے اس کا تعلق تھا جناب سپیکر، اس کے 14 لوگوں کو ایک ساتھ قتل کیا گیا تھا اور اس کے باوجود وہ پھر بھی آتا ہے اور جمہوریت زندہ باد کا نعرہ لگاتا ہے، پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگاتا ہے، جمہوریت کے Process پہ، اس عمل پہ وہ یقین رکھتا ہے تو ہمیں ایسے لوگوں کو Salute کرنا چاہیئے اور ایسے لوگ یقین کریں کہ اس ہاؤس کا، اس august House کا ہر ایک ممبر جتنے بھی موجود ہیں سب بڑے معزز ہیں لیکن ہمیں ایک دوسرے کی قدر کرنی چاہیئے اور جس بندے میں جو Quality ہو اس کو Appreciate کرنا چاہیئے۔ میں اپنی جماعت کی طرف سے اور پورے خیبر پختونخوا کے عوام کی طرف سے عوامی نیشنل پارٹی کے ساتھ اور پھر وقار احمد خان کے تمام خاندان کے ساتھ اور اس کے بعد ان کے حلقے کے ایک ایک ووٹر کے ساتھ اور سوات کے تمام باشندوں کے ساتھ اپنی دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں، اللہ رب کریم سے دعا ہے کہ ان

کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ساتھ ہی ساتھ میں یہاں پہ ضرور Add کروں گا بڑی بد قسمتی سے کہ گزشتہ چند دنوں میں بڑی ناگہانی یہ آفتیں آئیں کہ ختم نبوت ﷺ کا ایک مجاہد مفتی سردار علی حقانی نوشہرہ سے اس کا تعلق تھا گزشتہ پرسوں ان کا Accident ہوا درہ آدم خیل میں اور وہ وفات ہو گئے تھے اور ختم نبوت ﷺ کے لئے جو انہوں نے کردار ادا کیا تھا یقین کریں کہ نوجوان نسل جو بے راہ روی پہ چل پڑی تھی ان کو دین اسلام اور ناموس رسالت ﷺ کی طرف موڑنے میں ان کا بہت بڑا کردار تھا۔ تو میری آپ سے درخواست ہوگی کہ جس طرح آپ نے آج یہ کارروائی Suspend کی ہے Routine کی تو آخر میں دونوں مرحومین کے لئے دوبارہ سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کے ساتھ اجتماعی دعا کی جائے۔ شکریہ Honourable Speaker۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب صلاح الدین صاحب۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: Thank you جناب سپیکر۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ۔

ے مر بھی جاؤں تو کہاں لوگ بھلا ہی دیں گے
لفظ میرے، مرے ہونے کی گواہی دیں گے

Mr. Speaker! Sir, my brother like friend, my mentor, gem of a person, the nicest of an MPA and a gentle soul, Waqar Ahmad Khan Sahib, will always be missed and remembered. For me being the first timer, whenever, I used to come, I used to ask his guidance and he provided his guidance. He guided me whenever, I had to raise an issue on the Floor of the Assembly as I didn't had the experience. Today, having seen the right as he used to sit just next to me, it is very difficult for me to explain the grieve that I, my Party, the entire House and all the Political Parties that they are going through.

جناب سپیکر صاحب! د هغوی جنازې له چې مونږ روان وو نو هلته صرف د عوامی نیشنل پارټئ خلق نه وو هلته صرف د هغه ځائې د سوات د هغه ځائې خلق نه وو، هغه له د لرې لرې ځائې نه خلق راغلی وو او دومره Rush وو چې مونږ په گهنټو گهنټو باندې هغه ځائې نه تیریدې نه شو۔ سپیکر صاحب، اختر وو وریسې او هر Political MPA او Political Leader د هغوی ځایونو ته خلق راځی د اختر مبارکو له، اختر کښې د ملاویدو د پاره خو مونږ سره چې کوم یو تن

راغلے دے ، دا پہ زرګونو تنان نو هغوی مونږ ته د وقار خان چې هغوی به وئیل چې هغه خو ستاسو Friend وو او ستاسو Right طرف ته به ناست وو او Whenever, I used to raise an issue on the Floor of the Assembly، نو towards the end of that, he used to encourage me and he used to appreciate me او جناب سپیکر، د هغوی د هغه Guidance او د هغوی د هغې Appreciation د وجې نه ګنې مونږ سره دومره علم کوم ځائې کښې وو چې مونږه دلته کښې لب کشائی اوکړې شو۔ جناب سپیکر صاحب، که زه اووایم په زرګونو بلکه په Tens of thousands خلې مونږه زمونږ په حجرو کښې، زمونږه په لارو کښې، په کوڅو کښې او کوم ځائې کښې چې مونږ چرته لاړو نو وقار احمد خان صاحب ئې راته رایاد کړو او د هغه سادګی، د هغوی په سادګئ باندې صرف، ډیر ټائم نه اخلم یو دوه خبرې کول غواړمه چې په سیاست کښې دا Gatherings, political gatherings، جلسه جلوس دا یو روایت وی او هغه چې به کله راغلو نو مونږه به ئې Stage ته رااوغوښتو او هغه به خپلو ورکرانو سره په خپله راغلې وو او هلته کښې به د عام ورکر غوندې په زمکه باندې ناست وو او د هغوی تصویرونه نن هم خلق شیئر کوی چې هغه څومره ساده وو او خلقو سره به په زمکه باندې ناست وو۔ یو ځلې زه جی د هغوی ځائې ته تلې وومه او په لاره باندې تیریدو نو هغه پولیس والا ټریفک والا وو نو هغه ټریفک والا ته اودریدو ګو چې زمونږه وخت هم دغه وو، مونږ په منډه هم روان وو، مونږه زر هم تلو خو د هغوی سره اودریدو د دعا سلام د پاره، دغسې تن به قوم، علاقه او ملک څنګه هیر کړی خو چې هر څه وی هر انسان فانی دے هر انسان به د دې دنیا نه ځی چې پیدا شوے دے نو ځی به خو دا ده چې وقار احمد خان صاحب به همیشه همیشه زمونږه د عوامو، د هغوی د حلقې، د صوبې په زړونو کښې وی او هغوی به داسې تیار راتلل، دا تیاری څه لګه ډیره چې مونږ کوؤ نو دا مونږ د هغوی نه ایزده کړی دی، هغوی به هر وخت د اسمبلی بزنس د پاره څه نه څه تیار ساتلی وو او کله چې به Rules relax شول نو هغه خپل قرارداد به ئې پیش کړو، د هغوی Questions به ډیر وو۔ زما په خیال چې څومره قراردادونه، څومره Resolutions چې وقار خان صاحب پاس کړی دی د دې اسمبلئ نه، کیدې شي چې دې موجوده ایم پی ایز دا، موجوده ممبرز کښې دومره به بل چا نه وی کړی۔ جناب

سپیکر صاحب، مونږ سره الفاظ نشته چې هغه Griefs څنګه بیان کړو خو مونږه به د هغوی د درجاتو هغه به اوکړو، خدائے بخښلې وقار خان، زمونږه امید دے چې هغه به الله پاک بخښلې وی خو مونږه به د هغوی د درجاتو د اوچتیدو د پاره دعا کوؤ۔ ډیره ډیره مننه سپیکر صاحب۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ بڑی تفصیلی طور پر عقیدت کا اور تعزیت کا اظہار ہوا ہے تو میں بھی ہمارے امام فکر حضرت غنی خانؒ نے موت کے اوپر ایک بڑی مفصل ایک نظم لکھی ہے جو مجھے آج لگ رہا ہے کہ وقار احمد خان صاحب جو ہمارے Colleague تھے، ان کے اوپر بالکل Fit آتی ہے تو وہ فرماتے ہیں:

ے
نه منم نه منم یاره مرګ انجام د هستئ نه دې
خلاصیدل شراب په جام کښې اختتام د مستئ نه دې
چې ماښام د کمې شپې وی نو د هغې سبا هم وی
چې رڼرا وی تیاره وی، چې تیاره وی رڼرا هم وی
که یو نه وی بل هم نه وی، او چې وی نو وی به دواړه
دې دریاب له چرته شته دې لرې بله یوه غاړه
په قبرونو کښې پراته دی لاس او خپې شونډې او ګوتې
څوک شی قبر جوړولې د دې سرو سترګو خمار له
څوک شی قبر جوړولې د دې سرو سترګو خمار له

وقار احمد خان صاحب جو ملنساری کا، وفاداری کا، ان کی جمہوری رویوں کا جو ہمارے سامنے تصویر تھی جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں ان کا نام صرف قبر تک محدود نہیں رہے گا بلکہ خیبر پختونخوا کی تمام فضاؤں میں زندہ رہے گا۔ آج بھی ان کی موت سے میرے خیال میں ٹھیک ہے ان کو جسمانی طور پر تو وہ مر گئے ہیں لیکن روحانی طور پر وہ آج بھی زندہ ہیں۔ ان کی سیاسی جدوجہد، دہشتگردی کے خلاف ان کے خاندان کی جدوجہد، دہشتگردی کے خلاف ان کے خاندان کی جدوجہد میرے خیال میں سنہرے حروف سے لکھی جائے گی۔ میں آخر میں حضرت علامہ اقبال کے شعر سے اختتام کروں گا:

ے
موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی
موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی، صبح دوام زندگی

شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بصیرت بی بی۔

محترمہ بصیرت خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، چې تاسو ما ته په دې دغه باندې موقع راکړه۔ دا ټائم داسې دے چې د وقار خان لالا باره کښې خبره کول چې هغوی شته نه چې د کوم تکلیف نه، د کوم درد نه مونږه ټول تیریږو، په اسمبلۍ کښې یا میډیا ته به مونږه دا ښکارو چې یره Treasury وی او Opposition وی خو حقیقت دا دے چې On the floor به مونږه خپل مینځ کښې Opposition به هم یو او Treasury به هم یو خو د هغې نه پس زمونږه د ټولو یو Respect، یو ورورولی، یو خوروولی والا تعلق وو او وی به او د ټولو سره دے۔ وقار لالا یو داسې شریف النفس انسان وو چې همیشه د هغوی په مخ باندې ما یو خندا لیدلې وه۔ ډیر Positive response، ډیر Positive respect او همیشه به چې ملاویدو نو د هغوی نه مونږ ایزده کړې ده۔ څنګه چې زما نورو Colleagues اووئیل چې د هغوی خاندان څومره Sacrifices کړی دی، څومره قربانئ ئې ورکړی دی، د هغوی د خاندان سره په دې سخت وخت کښې مونږه د زړه د کومی نه هغوی ته یو دعا به کوؤ چې خدائے پاک دوئ له صبر ورکړی، الله د د دوئ درجات بلند کړی، ځکه چې دا حقه لاره ده، که نن دوئ دی سبا به مونږ یو، خلاصې نشته خو غټه خبره دا ده چې که وقار لالا نن دلته ناست نه دے خو که دې اسمبلی کښې څومره خلق ناست دی یا د حلقې خلق ئې دے په ښه نوم باندې ئې یادوی، په ښه الفاظو باندې ئې یادوی۔ ډیر کم خلق داسې وی چې هغوی چې لاړ شی نو خلق ئې په ښه الفاظو باندې یادوی۔ په وقار لالا کښې دا ډیر ښه صفت وو چې هغوی د هر چا سره ډیر په مینه او ډیر په Positive، که چرته دوئ مونږ چې څومره On the floor کتلی وو خپله خبره به ئې چې کوله نو په ډیره نرمه لهجه کښې، ډیر په Positive way کښې به ئې هغه تنقید یا چې کوم تضاد به وو نو هغه به ئې هم ډیر په Positive way کښې به ئې کولو۔ نو زه به دا وایمه چې وقار لالا سره چې څومره زمونږ د پاک فوج یا نور زمونږه داسې کسان شهیدان شوی دی د روژې په میاشت کښې، هغوی ټولو له، الله پاک د د هغوی درجات بلند کړی او د دوئ کورنئی له د الله پاک صبر ورکړی۔ Thank you جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، که زه دا اووایم چې وقار خان نن په مونږ کښې نشته او په دې هاؤس کښې نشته نو ډیره زیاته د افسوس خبره ده، داسې الفاظ نشته چې زه د هغوی د پاره اووایم۔ هغوی ډیر زیات یو نرم دل، یو ډیر ښه انسان وو، ډیر مونځ گزاره، ډیر شریف چرته په اسمبلۍ کښې د هغوی د خلې نه چا غلطه خبره نه ده اؤریدلې او چې کله به د اودریدو نو صرف د خپلې حلقې خبره به ئې کوله، د هغې سره به ئې کار وو۔ وقار خان چې دے دا د شهیدانو د کور دے، د دوئ ټوله فیملی شهیده شوې ده او دوئ چې وو نو د دوئ یو Mission وو چې زه به د دې قام خدمت کوم۔ نن زمونږ د نیشنل عوامی پارټئ او د دې هاؤس ډیر لوئې نقصان شوے دے چې وقار خان نن په مونږ کښې نشته۔ خدائے پاک د هغوی له جنت الفردوس ورکړی خو ډیر زیات د افسوس خبره ده چې کله زه او شگفته بی بی سوات ته لاړو او مونږه اووئیل چې مونږ د وقار خان مقبرې ته ځو نو چې هلته ما اوکتل نو د وقار خان سره د هغوی تره، د هغه ورور، د هغه بچی، ټوله مقبره د شهیدانو نه ډکه وه۔ نو د دې شهیدانو کورنئی ته مونږه سلام کوؤ او خراج تحسین پیش کوؤ چې خدائے پاک د هغوی له جنت الفردوس ورکړی او الله پاک د د هغوی کورنئی له صبر ورکړی او مونږ خلقو له د هم خدائے پاک صبر راکړی۔ الله پاک د ئې اوبخښی۔ ډیره مننه سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: ډیره مننه سپیکر صاحب۔ نن چې دا کوم بحث لگیا دے زمونږ ډیر قدرمن ملگرے، د یو وطن دوست ملگری په حیثیت، د یو Nationalist ملگری په حیثیت دا زمونږ د اسمبلۍ Colleague او زمونږ دغسې ډیر نزدې ملگرے د وقار خان روح ته د عقیدت سره گلونه وړاندې کوؤ او پکار دا ده چې، دلته ډیر تفصیلی بحث پرې اوشولو زه اوږدې خبرې نه کوم خو په ژوند کښې مونږ ته پکار دا ده چې په خپل ژوند کښې په خپلو عادتونو کښې، د دې خپلو د ناستې پاستې ځایونو کښې مونږه داسې کردار اوکړو لکه وقار خان زمونږ سره چې ژوندے مثال دے چې صرف عوامی نیشنل پارټی نه صرف د دوئ خاندان نه،

صرف د دوئ حلقه نه بلکه پوره صوبې او دا ټول ایوان پرې نن غمژن دے۔ نو پکار دا ده چې مونږه په ژوند کښې د یو بل قدر اوکړو، د یو بل احترام اوکړو او چې داسې ورځې راځی چې مونږ یو بل ته په جګو سترګو یو۔ ډیره مننه سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب محب اللہ صاحب۔

<u>جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت):</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ د ټولو نه اول زه وقار خان چې نن د هغوی دا Seat خالی پروت دے، مونږ ټولو ته یو دکھ دے، خفګان دے او انسان چې کوم دے لکه څنګه چې ټولو ملګرو اووئیل پیدا د مرګ د پاره دے او مرګ چې کوم دے هغه به خامخا یو ورځ نه یو ورځ د انسان ملاقات چې کوم دے هغه به کوی او زمونږ د نبی کریم ﷺ دا حدیث بره لګیدلې دے، دا د هغوی د خلې الفاظ دی، هغوی هم دې د نیا کښې نن نشته او ټول څومره چې مخلوق دے او د نیا کښې څومره هم څه دی دا فانی دی۔ اشرف المخلوقات اللہ تعالیٰ انسان ته وئیلی دی او اشرف المخلوقات په دې وجه دے چې ده له اللہ تعالیٰ پوهه ورکړې ده، ده ته ئې علم ورکړے دے او د ده د پاره هغه جهان د ده کردار چې دے هغه پاتې کیږی او د کوم انسان چې په د نیا کښې ښه کار کړے وی د هغه ښه کار چې کوم دے د هغه سره وروستو هغه سره لګی او د هغه سره ښه د هغه کارونه او نیک عمل چې کوم دے د هغه سره قبر ته روان وی او بیا په قبر کښې د هغه ملګرے وی۔ د ټولو نه اول خو زه سپیکر صاحب، ستاسو ډیره زیات انتهائی مشکور یم چې ننئ ورځ دا زمونږه د KP په تاریخ کښې دا اولنې یو ټائم دے د دې اسمبلئ زما په خیال باندې چې کوم نهم کال دے اسمبلئ کښې زما دے چې د یو اسمبلئ ممبر هغه وفات شوے دے نو زما خیال دے چې داسې یو روایت چا نه دے قائم کړے چې په هغې باندې مطلب دا دے چې کارروائی معطل کړې شوې ده او مطلب دا دے چې هغه ورځ د هغه د پاره خاص کړے شوې ده۔ نو په دې باندې زه ډیر زیات انتهائی خپل سپیکر صاحب، ته خراج تحسین پیش کوم چې دا روایت تاسو ته Credit ځی چې دا په یو اولنی ځل باندې تاسو کوم چې میډم اووئیل چې د نیشنل اسمبلئ شانتې تاسوقائم کړل او ان شاء اللہ دا روایات به د

دې اسمبلئ او زمونږ چې کوم دغه دے یو قرارداد به پاس کوؤ او دا به ان شاء الله هم داسې جاری او ساری ساتو۔ وقار خان یو ډیر عظیم انسان وو او که زه درته دا اووایمه چې زه پخپله باندې د دې پیښور نه روان وومه او ستړے لاړم او چې کله ما ته د هغوی د مرگ اطلاع اوشوه چې هغوی وفات شوی دی بلکه شهید شوے دے په 29 رمضان باندی، نو زه زما خیال دے چې روژه مو ما ته کړه او په هغه ټائم باندې زه په خپله باندې Specifically زه روان شومه او د هغوی جنازه کښې زه شریک شوم۔ بابک صاحب هم راغلے وو او نثار خان هم راغلے وو، ایم پی ایز د دوئ چې کوم Leadership وو هغه هم ناست وو، مونږ پکښې هم وو، ډیر زیات د خفگان یو ټائم وو او لکه څنگه چې دوئ اووئیل زمونږه دې ټولو Honourable Members اووئیل چې د هغه خاندان یو ډیر د تکلیفونو نه تیر شوے دے کوم چې دهشتگردئ کښې او په هغه یو Terrorism چې یو ټائم وو په هغې کښې د هغوی د خاندان اووه کسان هغه شهادتونه، هغه دردونه هغوی ته ملاؤ شوی دی او بیا د هغې نه بعد په امریکه کښې د هغوی وراره چې کوم هغه هلته کښې شهید کړے شوے دے۔ د هغې نه بعد دغه خنده رویه چهره او یو تلخ حقیقت دے زه په یقین سره دا وایم چې وقار خان چې کله به هم اسمبلئ ته راغلو نو هغه په خندا باندې په خوشحالئ باندی او زه دا گواهی ورکوم چې کوم تعریف نن د هغوی په دې اسمبلئ کښې کیږی، زه گواهی ورکوم چې همیشه زه به په دې خپل Seat ناست ووم، هغوی به پورې ناست وو، د هغې ځائې نه به راروان شو او مونږ سره به ئې لاس ملاؤ کړل، نن هغوی په مونږ کښې نشته دے۔ الله تعالیٰ د هغوی ته جنت الفردوس نصیب کړی او الله تعالیٰ د د هغوی هغه زندگی ډیره زیاته نوره ښائسته کړی او کوم چې د هغوی پسماندگان دی زمونږ دعا دا ده د دې اسمبلئ او زمونږ د ټولو، زمونږه د هغوی د قوم د پاره، کوم چې د هغوی نه پاتې نسلونه دی، د هغوی کوم خاندان والا خلق دی، د هغوی د پاره زمونږه دا دعا ده چې الله تعالیٰ د نور هغه په خپل حفظ و امان کښې اوساتی او هغوی ته د نورې الله تعالیٰ همیشه خوشحالئ نصیب کړی او کوم چې هغوی ته دردونه او تکلیفونه ملاؤ شوی دی الله تعالیٰ د دا د هغوی د دنیا او د آخرت

صدقه اوگرځوی۔ ډیره مننه مهربانی۔ زه یو وارې د سپیکر صاحب، مشکور یم په دې ننئ کارروائی په معطل کیدو باندې۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: څنګه چې دې ټولو ممبرانو خپلې خبرې اوکړې، خپل احساسات ئې بیان کړل او-----

<u>جناب منور خان</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تاسو خبره کوئ جی؟

<u>جناب منور خان</u>: جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی منور خان صاحب۔

<u>جناب منور خان</u>: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ د وقار خان په باره کښې خو به زه شروع د دې ځائې نه اوکړم چې الله تعالیٰ د دوئ ته مغفرت اوکړی او الله تعالیٰ د دوئ کورنئی ته صبر ورکړی۔ هر یو کس خپل تقریرونه اوکړل جناب سپیکر، زما یو Suggestion دے، نن تاسو په دې کرسئی باندې ناست یئی، دلته مونږه هم ناست یو، نن د وقار خان په سیټ باندې تش ګلونه پراته دی او هغوی په خپله نشته۔ قراردادونو نه څه نه جوړیږی، که مونږه په اسمبلئ کښې قرارداد پاس هم کړو کنه نو څه ترې نه جوړیږی۔ زما خو به دې ټولې اسمبلئی ته دا یو درخواست وی چې که چرته سبا د دې د پاره یو ختم قرآن دا ټول ایم پی ګان پکښې راشی او یو یو سیپاره دا ټول ممبران راشی او ختم قرآن اوکړی، دا به د هغه د پاره ډیر فائده مند وی۔ نو زما جناب سپیکر، دا Request دے، که دا دې هاؤس ته دا خبره په خپله هم تاسو اوکړئ چې سبا د دې وقار خان په حق کښې یو ختم قرآن اوشی او په آخره کښې څه به وایو مرګ دے، مرګ نه خلاصیدل شته دے نه، الله د ده ته مغفرت اوکړی۔ والسلام۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شفیع اللہ خان صاحب۔

<u>جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے جیلخانہ جات)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب۔ وقار خان مرحوم کی خاطر آج آپ نے Agenda suspend کیا اس پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، وقار خان مرحوم ایک اچھے خاندان کے چشم و چراغ تھے، صوم وصلوۃ کے پابند

تھے، ایک ملنسار انسان تھے، ایک منجھے ہوئے Parliamentarian تھے اور Politician کے ساتھ ساتھ انسانیت اور شرافت اس میں کوٹ کوٹ کر موجود تھی۔ جناب سپیکر، اس ایوان میں ہر ایک کے ساتھ انتہائی پیار، محبت اور احترام سے ملتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم سب کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ جناب سپیکر، Proverb ہے کہ گفتگو بتا دیتی ہے کہ اس کی پرورش ہوئی ہے یا پالا گیا ہے، تو وقار خان کی گفتگو سے پتہ چلتا تھا کہ اس کی پرورش صحیح معنوں میں ہوئی تھی، آج ہم اس پر رشک کرتے ہیں۔ آخر میں ہم سب دعا دیتے ہیں کہ اللہ تعالی اس کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جس طرح تمام ممبران نے بات کی اور ان کو عقیدت کی نظر سے دیکھا، بے شک ان کی جگہ اس سیٹ کو، اس خلاء کو کوئی Fill نہیں کر سکتا، پورا نہیں کر سکتا لیکن ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی نے ان کو جنت میں اعلیٰ مقام دیا ہو گا کہ 29 رمضان اور بابرکت مہینہ طاق کے دن، تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک اعلیٰ مقام دیا ہو گا۔ جس طرح ہمارے باقی ایم پی ایز نے بات کی، ہمارے سراج الدین صاحب ایم پی اے کے بھائی، عنایت اللہ خان صاحب کے رشتہ دار، ان کی بھتیجی اور بھانجے جو ہیں، ان کی Death ہوئی تھی تو ہم ایک اجتماعی دعا بھی ان سب کے لئے کریں گے، تو میں ہدایت اللہ خان صاحب سے Request کروں گا کہ ایک اجتماعی دعا تمام مسلمانوں کے لئے، تمام لوگ جو رمضان میں یا رمضان سے پہلے جن کی وفات ہوئی ہے، جو شہید ہوئے ہیں، ان کے لئے دعا کریں۔ جی ہدایت اللہ خان صاحب۔

(اس مرحلہ پر تمام شہداء و مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The sitting is adjourned till 10:00 am Morning, Friday, 13th May 2022.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 13 مئی 2022ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)